

افطار سے قبل افطار

حدیث شریف: عن أبي امامة الباهلي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " بيننا انا نائم اذا اتاني رجلان فاخذوا بضبعي فاتيا بي جبلا وعرا فقالا اصعد فقلت اني لا اطيقه فقالا انا سنسهله لك فصعدت حتى اذا كنت في سواء الجبل اذا باصوات شديدة قلت ما هذه الاصوات قالوا هذا عواء اهل النار ثم انطلق بي فاذا انا بقوم معلقين بعراقيبهم مشقة اشد اقمهم تسيل اشد اقمهم دما قال قلت من هؤلاء قال هؤلاء الذين يفطرون قبل تحلة صومهم... الحديث

[صحیح ابن خزیمہ: 1986 - صحیح ابن حبان: 7448 - مستدرک الحاکم: 420/1]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ”میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور میرے دونوں بازو کو پکڑ کر مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ کی طرف لے چلے پھر مجھ سے کہا کہ اس پہاڑ پر چڑھو، میں نے جواب دیا کہ میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، ان دونوں نے کہا کہ ہم آپ کی مدد کرتے ہیں، چنانچہ میں چڑھنے لگا اور جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو مجھے تیز آوازیں سنائی دیں میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے پھر وہ دونوں مجھے آگے لیکر چلے، تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اُلٹے لٹکائے گئے ہیں، ان کے جبڑے پھاڑے حبارے ہیں اور جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کا وقت ہونے سے قبل روزہ افطار کر دیتے ہیں“ [صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان]

تشریح: رمضان المبارک کا روزہ دین اسلام کا ایک رُکن اور اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ایک عظیم فریضہ ہے، رمضان المبارک کا روزہ دین کا ایک بڑا حصہ اور اس سے محرومی رحمن کے غضب کو دعوت دینا ہے، اگر کسی نے بغیر عذر شرعی کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا تو ساری عمر کا روزہ بھی اس کی کوپورا نہیں کر سکتا، اسی لئے علماء نے بغیر عذر رمضان کے روزوں کو چھوڑنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے یہاں یہ بات مسلم چلی آرہی ہے کہ جو شخص رمضان کا روزہ بیماری اور عذر شرعی کے بغیر چھوڑ دیتا ہے تو وہ زنا کرنے والے، ظلم ٹیکس وصول کرنے والے اور دائمی شراب خور سے بھی زیادہ بُرا ہے بلکہ علماء اس کے اسلام کے بارے میں شک کرتے ہیں اور یہ گمان رکھتے ہیں کہ کہیں یہ شخص زندیق اور بے دین تو نہیں ہے۔ [الکبائر، کبیرہ ص: 57، رقم: 10]

اہل علم کہتے ہیں کہ جو شخص روزہ کی فرضیت کا منکر ہے یا اس کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہے یا اس کے نزدیک روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہے یا روزے کی فرضیت اور روزہ داروں کا مذاق اڑاتا ہے تو وہ کافر اور دین اسلام سے مُرتد شمار ہے، اور اس پر مُرتد کے تمام احکام جاری ہوں گے اور اگر دل و زبان سے روزہ کی فرضیت و رُکنیت کا اقرار کرتا ہے، اسے اسلام کا ایک رُکن اور جزء سمجھتا ہے لیکن سُستی و کالی سے رمضان کا روزہ نہیں رکھتا تو ایسا شخص فاسق، گناہ کبیرہ کا مرتکب، رحمت الہی سے محروم اور زیر بحث حدیث میں مذکور و عید کا مُستحق ہے کہ قیامت سے پہلے عالم برزخ میں اسے اُلٹا لٹکا دیا جائے گا، جس طرح کہ بکری کو ذبح کر کے اس کی کھال نکالنے کے لئے اُلٹا لٹکا دیا جاتا ہے اور اس کے جبڑوں کو لوہے کی قینچی سے کاٹا جائے گا جس سے خون بہہ رہا ہوگا کیونکہ اس شخص نے اس مبارک ماہ کی حرمت کا لحاظ نہیں رکھا، اللہ کے فریضے پر توجہ نہیں دی، بھوکا پیاسا رہنے کے دن کو کھانے پینے کا دن بنالیا ہے، اس لئے اُسے اُلٹا لٹکا دیا گیا تاکہ پیٹ کا کھانا آنتوں میں جانے کے بجائے واپس حلق کی طرف آئے اور وہ منہ جس نے اس کھانے کو کھایا ہے اسے پھاڑ کر اب کھانے پینے کے لائق نہ چھوڑا جائے کیونکہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ”تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے، یقیناً اس کی پکڑ بڑی دھک دینے والی اور نہایت سخت ہے۔

بیٹک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانِ عبرت ہے جو قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔“ [سورۃ ہود : 102-103]

***خلاصہ درس حدیث - بتاریخ: 02 رمضان المبارک 1430ھ، مطابق 23 اگست، 2009

فضیلۃ الشیخ / ابولکلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب